سوال

(28)تدبر قرآن

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قرآن مجید میں ہے :

1۔ لَهُم قُلوبٌ لا يَفقَهونَ بِها ... سورة الاعراف ١٧٩

2۔ أَفَلا يَتَدَبَّرونَ القُرءانَ أَم عَلىٰ قُلوبٍ أَقفالُها ... سورة محمد ٢٤

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غوروتدبر اور فہم کا تعلق دل سے ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں۔ کہ یہ کام دل کا نہیں ہے بلکہ دماغ کا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عقل وشعوراور تدبر وفہم کا اصل محل اور مقام بنی آدم کا دل ہے جس طرح کہ متعدد قرآنی آیات اور بے شمار احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم میں تصریح موجود ہے۔ بطور مثال سورة الحج کی آیت نمبر 48 ملاحظہ فرمائیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے :

أَفَلَم يَسيروا فِي الأَرضِ فَتَكونَ لَهُم قُلوبٌ يَعقِلونَ بِها أَو ءاذانٌ يَسمَعونَ بِها فَإِنَّها لا تَعمَى الأَبصـٰرُ وَلـٰكِن تَعمَى القُلوبُ الَّتي فِي الصُّدورِ ... سورة الحج ٤٦

یعنی ''کیا ان لوگوں نے زمین میں سیر نہیں کی تاکہ ان کے دل (ایسے) ہوتے کہ ان سے سمجھ سکتے اور کان (ایسے) ہوتے کہ ان سے سن سکتے بات یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل جو سینوں میں ہیں۔ (وہ) اندھے ہوتے ہیں :

''زیر آیت ہذا امام شوکانی رحمۃ اللہ علیہ رقم طراز ہیں :

واسند التعقل الى قلوب لانها محل العقل كما ان الاذان محل السمع وقيل : العقل محله الدماغ ولامانع من ذلك قالقلب هوالذي يبعث على ادراك العقل وان كان محله خارجا عنه '' (فتح القدير :3/459)

یعنی ''ادراک وشعور کی نسبت قلوب کی طرف اس لیے ہے کہ وہ عقل کا محل ہیں۔ جس طرح کے کان سماع کا محل ہیں۔ اور ایک غیر معروف قول یہ بھی ہے کہ عقل کا محل دماغ ہے۔ یہ بات اول الزکر قول کے منافی نہیں کیوں کہ دل منشائے ادراک وفہم ہے اگرچہ عقل کا جائے استقرار قلب سے خارج دماغ ہے۔''

اس توضیح وتشریح سے معلوم ہوا کہ اصل دل ہی چشمہء ظہور عقل وفہم ہے۔ اور من وجہ اس کا تعلق دماغ سے بھی ہوسکتا ہے۔ لہذا قرآن نے اصل کے اعتبار سے فہم وتدبر کی نسبت دل کی طرف کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکرٰی لِمَن کانَ لَہٗ قَلبٌ اَو اَلقَی السَّمعَ وَہُوَ شَہِیدٌ ۳۷ ... سورة ق

اور علامہ فخر الدین رازی کے سوال نمبر 4 عنوان قائم کرکے فرماتے ہیں :

''ہل تدل الایۃ علی ان العقل ہو العلم وعلی ان محل العلم ہو القلب؟''

''کیا آیت اس بات پر دال ہے کہ عقل سے مراد یہاں علم ہے اور اس بات پر بھی کہ علم کا محل دل ہے؟''

جواباً فرماتے ہیں۔ ہاں اس لئے کہ اللہ کے قول قُلُوبٌ یَعقِلُونَ بِہَا سے مقصود علم ہے۔ اور اللہ کا قول : یَعقِلُونَ بِہَا مثل دلیل کے ہے کہ قلب لہ فہم وادراک ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ دل محل عقل وفہم ہے (تفسیر کبیر جز23 ص45)

نیز مفسر قرآن مولانا امیر علی فرماتے ہیں۔ بعض نے لکھا ہے آیت میں قلوب کی طرف سمجھنے کی نسبت فرمائی۔ بقولہ یَعقِلُونَ بِہَا یعنی 'ان قلوب سے سمجھتے'' تو یہ نسبت اس وجہ سے کہ عقل کا محل قلب ہے جیسے سننے کا محل کان۔ (تفسیر مواہب الرحمن جز:17 ص343)

اور جن متجددین اور فلاسفہ نے عقل کا ابتدائی اور استقراری تعلق صرف دماغ سے تسلیم کیا ہے وہ سعی موہومہ اور تحصیل لاحاصل کا شکار ہیں۔ خواہ مخواہ اپنی کمزور عقل کے سہارے تاویلات باطلہ پر اعتماد کرکے منصب نبوت کو بھلا ٹھٹھا اچھی بات نہیں۔ دراں حالیکہ صحیح عقل ہر لمحہ نبوت کی روشنی کی محتاج ہے۔ والتوفیق بید اللہ۔ کتاب وسنت سے قطعاً اس نظریہ کی تائید نہیں ہوتی بلکہ یہ واضح نصوص کے برعکس ہے ایک حدیث میں وارد ہے :

«ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ» (۱) (جامع ترمذی :10/169 مع تحفۃ الاحوذی)

یعنی ' 'اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کردیا ہے۔'' حدیث ہذا سے بھی معلوم ہوا کہ اصل منبع تعقل دل ہے۔

یاد رہے اس مسئلہ میں مولانا مودودی مرحوم سے لغزش ہوئی ہے انہوں نے اس قسم کے کلام کو محض ادبی اسلوب اور تخیل قرار دے کر ٹال دیا ہے اور کہا ہے کہ قرآن سائنس کی زبان میں نہیں بلکہ ادب کی زبان میں کلام کرتا ہے۔ گویا اس میں مسلمہ امر کا فکر ہے۔ جس کی مذید تشریح وتفسیر محتاج بیان نہیں۔ ملاحظہ ہو؛ (تفہیم القرآن :2/236)

1۔(۳۱) صححہ الترمذي واحمد شاکر والبانی والحاکم والذہبی صحیح الترمذي المناقب (۳۹٤۷) احمد (۲/۹۵...۳۵) (٥٦۹۷'٥١٤٥) ابن ماجہ (108) فضائل الصحابۃ (۳۱۵) لاحمد عن ابی ہریرۃ (۳۹۵) عن ابن عمر الحاکم فی المستدرک (۳/۸۷) (٤٥.١) عن ابی ذر

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص207